

عدالتِ عظمیٰ پاکستان
(اختیارِ سماعت اپیل)

موجود:

جناب جسٹس مشیر عالم، جج
جناب جسٹس دوست محمد خان، جج

فوجداری عرضداشت برائے حصولِ اجازت اپیل نمبری ۲۰۱۶/۷۲۴
زیرِ شق (۳) ۱۸۵، آئین پاکستان مجریہ سال ۱۹۷۳ء
(بخلافِ حکم عدالتِ عالیہ لاہور، بہاولپور بینچ، بہاولپور محررہ ۱۶-۰۵-۲۰۱۶
در فوجداری اپیل نمبری ۲۰۱۶/۱۷۹)

محمد اکرم (سائل)

بنام

سرکار و غیرہ (جواب کنندگان)

منجانب سائل: جناب انصرونواز مرزا، فاضل وکیل عدالتِ عظمیٰ
سید رفاقت حسین شاہ، منسلک وکیل عدالتِ عظمیٰ (غیر حاضر)

منجانب مسئولِ علیم: بغیر نمائندگی

تاریخ سماعت: ۰۶ ستمبر، ۲۰۱۶ء

فیصلہ

دوست محمد خان، جج:-

مختصر خلاصہ مقدمہ: مسؤل علیہ نمبر ۲ ساجد محمود نے مورخہ ۲۱-۰۸-۲۰۱۳ کو زرعی اراضی ۳۰ کنال ۷ مرلے کا انتقال حبہ اپنی بیگم اور دیگران کے نام درج کرنے کے لئے سائل محمد اکرم بلوچ جو کہ اس وقت پٹواری حلقہ متعلقہ تعینات تھا سے رابطہ کیا تاہم سائل نے مستغیث مقدمہ سے رقم مبلغ ایک لاکھ چوالیس ہزار بطور رشوت لینے کا مطالبہ کیا جو کہ مستغیث مقدمہ نے بادلِ نحواستہ اور با امر مجبوری ادا کئے لیکن جب انتقالات کے نقول حاصل کرنے کے لئے مستغیث نے سائل سے رابطہ کیا تو اُس نے مزید رقم بطور رشوت کا مطالبہ کیا۔ اس مرتبہ سائل کے اس رویے سے نالاں ہو کر مستغیث مقدمہ نے محکمہ انسداد رشوت ستانی سے رابطہ کیا اور مستغیث کی تحریری درخواست پر مقدمہ علت نمبر ۳۸-ACE/HQ تھانہ صدر دفتر، ضلع بہاولپور مورخہ ۲۱-۰۸-۲۰۱۳ کو زیر دفعہ ۵ ذیلی دفعہ (۲) انسداد رشوت ستانی کے قانون اور دفعہ ۱۱ تعزیرات پاکستان کے تحت درج کیا گیا۔

۲۔ متعلقہ محکمے کی درخواست پر فاضل ڈسٹرکٹ و سیشن جج بہاولپور نے محمد سلیم، سول جج حاصل پور کو چھاپہ مارنے اور بعدہ اپنی کارروائی کی رپورٹ تیار کرنے کا حکم دیا۔ مدعی مقدمہ نے مجسٹریٹ مقرر کردہ کو کرنسی نوٹ حوالے کئے جس کے نمبرات مجسٹریٹ صاحب نے اپنے پاس درج کئے اور مستغیث مقدمہ کو واپس دے کر ملزم کے حوالے کرنے کو کہا گیا۔ جب رشوت کی مطلوبہ رقم ملزم کے حوالے کی گئی تو مجسٹریٹ نے بشمول پولیس پارٹی چھاپہ مار کر وہی نمبرات کے نوٹ کرنسی ملزم کی جیب سے برآمد کئے۔

۳۔ بعدہ بدورانِ سماعت مقدمہ مستغیث نے ظاہری طور پر کسی دباؤ میں آکر یا بیرونِ عدالت راضی نامہ کی رو سے اپنے سابقہ بیان سے انحراف کرتے ہوئے نئی اور بے بنیاد کہانی بنائی تاہم دورانِ جرع اس نے تحریری درخواست خلاف سائل دائر کرنے اور جملہ کارروائی چھاپہ زنی فاضل مجسٹریٹ کو من و عن تسلیم کیا۔ یہ امر عدالت کی توجہ کا طالب ہے جیسا کہ مستغیث مقدمہ ملزم کے خلاف مزید دعویداری نہیں رکھتا لہذا وہ قانون کو حرکت میں لانے کے بعد کسی لالچ اور دباؤ میں آکر سچی شہادت دینے کی بجائے جھوٹی شہادت کا مرتکب ہوا ہے اور ایسی صورت میں ابتدائی عدالت سماعت کا فرض تھا کہ اس کے خلاف تعزیری قانون کے تحت انصاف کی راہ میں روڑے اٹکانے اور سائل ملزم کو جرم سے بری الزمہ قرار دینے کی ناکام کوشش پر سزا دیتی لیکن ابتدائی عدالت سماعت نے اس اہم پہلو کو آسانی سے نظر انداز کیا اگرچہ از روئے قانون

ایسے گواہ یا مستغیث کو قانونِ تعزیر کے تحت سزا دینا / دلانا لازم و ملزوم ہو جاتا ہے کیونکہ ایسے لوگ برحلف بیان دیتے ہوئے بھی نظامِ انصاف کو بے دست و پا اور داغ دار بنانے کے مرتکب ہوتے ہیں۔

۴۔ جب وکیل سائل سے عدالت نے استفسار کیا کہ رشوت دہندہ کے کرنسی نوٹ کس طرح ملزم / سائل کی جیب سے برآمد ہوئے تو فاضل وکیل نے یہ مدعا بیان کیا کہ ملزم نے اس کا جواز یہ دیا ہے کہ سائل کے ذمے آبیعانہ کے بقایا جات تھے اور تحصیلدار متعلقہ نے زبانی طور پر حکم دیا تھا کہ سائل یہ رقم مستغیث سے وصول کرے۔ ملزم کا یہ جواز مذاق سے کم نہیں کیونکہ آبیعانہ کی وصولی کے لئے صوبہ پنجاب میں الگ نظام اور عملہ آبپاشی لکھا یہ کیا گیا ہے اور یہ ذمہ داری اس محکمے کے سپرد کی گئی ہے نیز یہ کہ سائل ملزم نقد آبیعانہ بغیر کسی رسید دیئے وصول کرنے کا مجاز نہ تھا اور نہ ہی اُس کے پاس اس کے اندراج کا ریکارڈ موجود تھا۔ مزید یہ کہ جس تحصیلدار مال نے زبانی حکم دیا اس کو دورانِ سماعت مقدمہ بطور گواہ صفائی پیش نہیں کیا گیا۔

۵۔ اگرچہ عدالتِ عالیہ کے زیرِ نظر حکم مورخہ ۱۶-۰۵-۲۰۱۶ میں سائل کی سزائیں تخفیف کر کے پہلے سے جیل میں گزری قید و بند پر رہا کیا گیا ہے جو کہ ہماری نظر میں جائز اقدام نہیں تھا چونکہ رشوت ستانی کی وباء انتہائی سرعت کے ساتھ بدوق کی گولی کی رفتار سے پورے معاشرے میں پھیل کر ریاستِ پاک کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہی ہے اور اس قسم کے جرائم میں سزائیں تخفیف کرنا اس وباء کو مزید تقویت دینے کے مترادف ہے جس سے عدالتوں کو مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔ کیونکہ اگر اس کو بروقت قابو میں نہ لایا گیا تو مملکتِ خداداد کی خدانخواستہ بنیادیں ہل جائیں گی اور ہمیں عظیم نعمتِ آزادی سے بحیثیت آزاد قوم ہاتھ دھونا پڑے گا۔ رشوت ستانی کے جرم / جرائم کے ثابت ہونے پر اس قسم کے ملوث مجرموں کو سخت سے سخت سزا دینا جس کی قانونِ اجازت دیتا ہے، ہی اس کو روکنے کا واحد علاج ہے۔ لہذا کوئی بھی عدالت معقول وجہ بتائے بغیر سزائیں تخفیف کرنے کی کوشش کرنے سے مکمل اجتناب کرے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے اس قسم کے جرائم کو شہ دینا ریاست اور معاشرے کے لئے انتہائی سنگین نتائج کا حامل ہو گا۔ یہاں پر یہ ذکر کرنا ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ مختلف صوبائی حکومتوں نے ان مختلف محکموں بشمول محکمہ مال رشوت ستانی کے عام ہونے کی وجہ سے پورے نظام کو کمپیوٹر سسٹم پر ڈالنے کے لئے کروڑوں روپے خرچ کئے ہیں جو عوام کے ٹیکس ادا کردہ رقوم سے خرچ کئے گئے ہیں اگر ان محکموں کے اہلکار دیانتدار ہوتے تو یہ نوبت کبھی نہ آتی۔ لہذا ایسے مجرمان کے ساتھ نرمی برتنے سے انصاف اور عدالتی نظام پر دھبہ لگنے کا قوی اندیشہ ہے۔ تاہم یہ امر بھی انتہائی تشویش ناک ہے کہ سرکار نے سزائیں تخفیف کے خلاف کوئی عرضداشت داخل نہ کی ہے اور

اس مرحلے پر جبکہ سائل قید کی سزا پوری کر کے جیل سے رہا ہو چکا ہے کو از خود نوٹس کے ذریعے دوبارہ جیل بھیجنا مناسب نہ ہو گا۔

۶۔ بوجوہاتِ بالا عرضداشت ہذا کو ابتدائی سماعت کے بعد رد کیا جاتا ہے اور حصولِ اجازتِ اپیل کی استدعا مسترد کی جاتی ہے۔

۷۔ حکم عدالت میں پڑھ کر سنایا اور سمجھایا گیا۔

جج

جج

(اشاعت کے لئے منظور)

اسلام آباد، ۶ ستمبر ۲۰۱۶ء

ایم و سیم